درسِ حدیث

علم دین کو دنیا سمیٹنے کا ذریعہ بنانا

باب ما جاء فی من یطلب بعلمه الدنیا

مولانا عبداللطیف مدنی (استاذ الحدیث جامعہ عربیہ چنیوٹ)

حدیث:

حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ اس کے ذریعے علماء پر فخر کرے، بے وقوفوں سے جھگڑے، لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔

تشریح:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی علم دین محض اس لیے حاصل کرے کہ اس کے ذریعے ذاتی وجاہت وعزت اور دنیا کی دولت سمیٹے اور اسے حصولِ دنیا کا وسیلہ بنائے، اس کا مقصد یہ ہو کہ علم حاصل کرنے کے بعد لوگ میری طرف متوجہ ہوں۔ عوام پر اپنے علم کا سکہ جما کر ان سے مال و دولت حاصل کرے اور دنیا کے کاروبار اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے اسے آلۂ کار بنانے اور حصولِ علم کے بعد وہ علماء حق کے ساتھ غرور اور تکبر کا معاملہ کرے، جاہلوں سے بلاوجہ الجھتا رہے۔ لوگوں کے سامنے جا کر بے جا فخر ومباہات کا مظاہرہ کرے تو ایسے عالم کے لیے یہ وعید ہے کہ اس کو اس عدم اخلاص کی سزا سے دوچار ہونا ہوگا اور وہ جہنم کے حوالے کر دیا جائے گا۔

علم کا تقاضا تو یہ ہے کہ ایک انسان تعلیم وترقی کی بلند چوٹیوں پر پہنچنے کے باوجود خودنمائی اور خودستائی سے علیحدہ رہے اور سراپا تواضع وانکسار بنا رہے۔

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

فائدہ:

ایسا شخص جس کے ارادے میں پہلے کوئی کھوٹ نہیں تھی۔ وہ اپنی نیت میں نہایت مخلص تھا، اس کا مقصد صرف اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ سبحانہ کی رضا اور خوشنودی تھی مگر بعد میں بتقاضائے فطرتِ انسانی اس کی نیت میں خلل آ گیا اور اس میں نمود ونمائش اور ریاکاری کا اثر پیدا ہو گیا تو وہ اس حکم میں داخل نہیں ہوگا بلکہ وہ اس معاملے میں بہر حال معذور ہے۔

حدیث:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غیر اللہ کے لیے علم سکھایا' یا اس سے اللہ کے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

تشریح:

علم اللہ رب العزت کا نور ہے۔ وہ اپنی نورانیت کے سبب نمود ونمائش اور غرور وتکبر کی غلاظتوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لیے اگر علم سے مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کچھ اور اس کے پیشِ نظر ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے کیونکہ ایسا شخص مقرب اور نیک بندوں کے ساتھ بغیر عذاب کے جنت میں نہیں جاسکے گا بلکہ اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ (آمین)

احادیث بیان کرنے کی ترغیب وفضیلت

حدیث:

حضرت ابان ابن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے۔ ہم نے سوچا کہ یقیناً انھیں مروان نے کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہاں اس نے (مروان نے) ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے کہ جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچا دیا۔ اس لیے کہ بہت فقیہہ اسے اپنے سے زیادہ فقیہہ کے پاس لے جاتے ہیں۔ بہت حاملین فقہ خود فقیہہ نہیں ہوتے۔

<u>تشریح:</u>

یہاں (حدیث میں) فقیہہ سے مراد احادیث کو یاد کرنے والا اور اس کا صحیح مفہوم سمجھنے والا ہے اور مطلب یہ ہے کہ حدیث کو محفوظ اور یاد رکھنے والے دو قسم پر ہیں۔ بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو خود زیادہ سمجھدار نہیں ہوتے اور بعض سمجھ رکھتے ہیں لیکن ایسا بھی ممکن ہے کہ جس کے سامنے حدیث بیان کی جائے وہ ان سے زیادہ سمجھ رکھتا ہو۔ لہٰذا حدیث جس طرح سنی جائے، اسی طرح دوسروں تک اسے پہچانا چاہیے تاکہ جس کو حدیث پہنچائی جارہی ہے اور جس کے سامنے بیان کی جارہی ہے، وہ حدیث کا مطلب بخوبی سمجھ لے اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ راویانِ حدیث کو چاہیے کہ وہ حدیث کو جن لفظوں میں سنیں بعینہٖ انھیں لفظوں میں بیان کریں۔

حدیث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے (یعنی اُسے خوش رکھے) جس نے ہم سے کوئی چیز (بات) سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچادی جس طرح سنی تھی۔ اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنھیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ علم اور سمجھ رکھتے ہوں گے۔

تشریح:

(مبلَّغ) لام کی زبر کے ساتھ یعنی مبلَّغ الیہ۔ مطلب ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو میرا کلام پہنچایا جائے وہ اس سے زیادہ فہیم اور حدیث کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوتا ہے جس نے مجھ سے سنا۔ بلاشبہ احادیث مقدسہ کو سننا، ان کے احکام پر عمل کرنا اور ان احادیث کو دوسروں تک پہنچانا انتہائی سعادت وبرکت اور دنیا وآخرت میں فلاح وکامیابی کا ذریعہ ہے۔ اس پر پوری امت کا ایمان ہے۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتعلم دونوں جہاں کی کامیابی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے لیکن اس کے باوجود علماء نے لکھا ہے کہ اگر حدیث یاد رکھنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے میں بفرضِ محال کوئی فائدہ نہ ہوتو احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت کی وجہ سے دونوں جہاں میں حصولِ برکت اور رحمت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مقدس دعا ہی کافی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے قیامت میں ان کے چہروں کو جو تازگی ملے گی وہ قابل رشک ہوگی۔

☆☆☆

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
30 اپریل 2009ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961